السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سوڈانی مجلہ ''الرایۃ'' کا سماحۃ الشیخ سے انٹرویو

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوڈانی مجلہ ''الرایۃ'' کا سماحۃ الشیخ سے انٹرویو

سوڈان کی جماعت اسلامک نیشنل فرنٹ کے ترجمان ''مجلۃ الرایۃ'' نے سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز الرئیس لادارات البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد سعودی عرب اور رابطہ عالم اسلامی کی تاسیسی کونسل کے سربراہ سے ایک انٹرویو کیا تھا جو حسب ذیل ہے :

سوال ہمارے مجلہ کے قارئین کی یہ خواہش ہے کہ وہ آپ کے ذاتی حالات اور علمی زندگی کے بارے میں کچھ معلومات حاصل کریں ؟

جواب میرا نام عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن محمد بن عبداللہ آل باز ہے۔ میری ولادت ذوالحجہ ۱۳۳۰ ہجری میں ریاض شہر میں ہوئی، میں نے بچپن ہی میں اپنی تعلیم کا آغاز کر دیا تھا حتیٰ کہ بالغ ہونے سے پہلے ہی قرآن مجید حفظ کر لیا تھا، پھر میں نے ریاض کے بہت سے علماء سے علوم شرعیہ وعربیہ کی تعلیم حاصل کی، جن میں شیخ محمد بن عبداللطیف آل شیخ، شیخ صالح بن عبدالعزیز آل شیخ قاضی ریاض، شیخ سعد بن حمد بن عتیق قاضی ریاض، شیخ حمد بن فارس وکیل بیت المال ریاض، خصوصا قابل ذکر ہیں۔ اور علماء مکہ میں سے میں نے شیخ سعد وقاص بخاری سے ۱۳۵۵ ہجری میں علم تجوید حاصل کیا اور سماحۃ الشیخ محمد بن ابراہیم آل شیخ سے دس سال تک یعنی عہدۂ قضا پر فائز ہونے تک مستفید ہوتا رہا۔

جہاں تک میری عملی زندگی کا تعلق ہے تو ۱۳۵۷ ہجری سے ۱۳۷۱ ہجری تک چودہ سال منطقۂ خرج میں بطور قاضی فرائض سرانجام دیتا رہا، پھر ایجوکیشنل انسٹی ٹیوٹ اور شریعت کالج ریاض میں ۱۳۸۰ ہجری تک نو سال فقہ، توحید اور حدیث کی تدریس کا فریضہ انجام دیا، پھر ۱۳۸۱ ہجری کے آغاز سے دس سال تک اسلامیہ یونیورسٹی مدینہ منورہ کے چانسلر سماحۃ الشیخ العلامہ مفتی بلاد سعودیہ محمد بن ابراہیم بن عبداللطیف آل شیخ رحمتہ اللہ علیہ رحمتہ واسعۃ کے نائب (وائس چانسلر) کے طور پر فرائض سرانجام دیئے اور پھر ۱۳۹۰ ہجری میں ان کے انتقال کے بعد مجھے اسلامی یونیورسٹی کا چانسلر بنا دیا گیا اور ۱۳۹۵ ہجری تک چانسلر کے فرائض انجام دیتا رہا اور پھر ۱۳۹۵/۱۰/۱۴ ہجری کو جاری ہونے والے ایک شاہی فرمان کے ذریعے مجھے ادارۃ البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد کے الرئیس العام کے منصب پر فائز کر دیا گیا اور اب تک میں اسی منصب پر کام کر رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میری مدد فرمائے اور مزید توفیق بخشے۔

ان کاموں کے ساتھ ساتھ مجھے اس وقت کئی علمی اور اسلامی تنظیموں کی رکنیت کا شرف بھی حاصل ہے۔ مثلا (۱) رکنیت ھیئۃ (کمیٹی) کبار العلماء سعودی عرب (۲) مذکورہ تنظیم کی مستقل کمیٹی برائے البحوث العلمیۃ والافتاء کی سربراہی (۳) رابطہ عالم اسلامی کی تاسیسی کونسل کی رکنیت وسربراہی (۴) انٹرنیشنل سپریم کونسل برائے مساجد کی سربراہی (۵) اسلامی فقہی کونسل مکہ مکرمہ کی سربراہی (۶) اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ کی رکنیت اور (۷) سعودی عرب کی اعلیٰ تنظیم برائے اسلامی دعوت کی رکنیت!

فتاویٰ، مقالات اور لیکچروں کے علاوہ میری تیرہ کتابیں زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں، جن میں سے کچھ کے نام حسب ذیل ہیں :

الفوائد الجلیۃ فی المباحث الفرضیۃ' ونقد القومیۃ العربیۃ' توضیح المناسک المسمی التحقیق والایضاح لکثیر عن مناسک الحج والعمرۃ والزیارۃ' وحاشیۃ مفیدۃ علی فتح الباري وصلت فیھا الی کتاب الحج' وثلاث رسائل فی الصلاۃ والتحذیر من البدع' واقامۃ البراہین علی حکم من استغاث بغیر اللہ وصدق الکھنۃ والعرافین' والادلۃ النقلیۃ والحسیۃ علی سکون الارض' وجریان الشمس والکار الصعود الی الکواکب

ان میں سے اکثر و بیشتر کتابوں کے مختلف زبانوں میں ترجمے ہو چکے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو منفعت بخش بنائے نیز ہمیں اور آپ کو دنیا و آخرت کی بہتری و بھلائی پر مشتمل اپنی رضا اور خوشنودی کے کاموں کی توفیق بخشے۔ انہ سمیع قریب

سوال کیا آپ کی کسی خاص فقہی مذہب سے وابستگی ہے، فتوی اور دلائل کے لئے آپ کا طریق کار کیا ہے ؟

جواب فقہ میں میرا مذہب وہ ہے جو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے لیکن بر سبیل تقلید نہیں بلکہ ان اصولوں کی اتباع کے طور پر جنہیں انہوں نے اختیار فرمایا تھا۔ اختلافی مسائل میں میرا طریق کار یہ ہے کہ میں صرف اسے ترجیح دیتا ہوں جو ازروئے دلیل راجح ہو اور اسی کے مطابق فتوی دیتا ہوں خواہ وہ مذہب حنابلہ کے موافق ہو یا مخالف، کیونکہ حق اس بات کا مستحق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے، ارشاد باری تعالی ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (النساء ۴/۵۹)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تمہارا آپس میں اختلاف ہو جائے تو اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا انجام (نتیجہ) بھی اچھا ہے۔''

سوال سوڈان میں اسلامک فرنٹ مختلف تحریکوں کی موجوگی میں سرگرم عمل ہے اور سوشلسٹوں اور مغرب زدہ لوگوں سے برسر پیکار رہے، ان مختلف تحریکوں کی موجودگی میں اس طرح کے کام کے بارے میں ہم آپ کی رائے معلوم کرنا چاہتے ہیں؟

جواب لاریب مسلمانوں کا آپس میں باطل مذاہب، گمراہ کن تحریکوں، عیسائی، سوشلسٹ اور ملحد مشنریوں سے جنگ کے سلسلہ میں باہم دگر (ایک دوسرے کے ساتھ) تعاون بہت اہم فریضہ ہے اور جہاد فی سبیل اللہ کی عظیم ترین صورت ہے اور ارشاد باری تعالی ہے:

وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (المائدۃ ۵/۲)

''اور (دیکھو) نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، کچھ شک نہیں کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔''

اور فرمایا:

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ (النحل ۱۶/۱۲۵)

''اے پیغمبر) لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے راستے کی طرف بلاؤ اور بہت ہی اچھے طریقے سے ان سے بحث (مناظرہ) کرو۔''

نیز فرمایا:

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ (فصلت ۴۱/۳۳)

''اور اس شخص سے زیادہ اچھی بات والا کون ہو سکتا ہے، جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں۔''

صحیحین میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خیبر کے یہودیوں کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ انہیں اسلام کی دعوت دیں اور بتائیں کہ ان پر اللہ تعالی کے کیا حقوق واجب ہیں اس موقعہ پر آپؐ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بھی فرمایا ''اللہ کی قسم! اگر آپ کی وجہ سے اللہ تعالی ایک آدمی کو بھی ہدایت عطا فرما دے تو یہ آپ کے لئے سرخ اونٹوں کی دولت سے بھی بہتر ہے۔'' صحیح مسلم میں حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص نیکی کے کسی کام کی طرف راہنمائی کرے، اسے اس نیکی کرنے والے کے برابر اجر و ثواب ملتا ہے'' صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''تحقیق جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے تو اسے بھی اس ہدایت پر عمل کرنے والوں کے برابر اجر و ثواب ملے گا جب کہ عمل کرنے والوں کے اجر و ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں کی جائے گی'' امام احمد اور نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''مشرکوں کے ساتھ اپنے مال، جان اور زبان سے جہاد کرو'' اس مضمون کی اور بھی بہت سی آیات و احادیث ہیں۔ ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ فرنٹ کو اس بات کی توفیق بخشے جس میں حق کے لئے نصرت اور غلبہ ہو، باطل کا قلع قمع اور داعیان باطل کے لئے ذلت و رسوائی ہو!

فرنٹ کو میری یہ نصیحت بھی ہے کہ یہ اپنی صفوں کو ہر اس چیز سے پاک کرے جو اللہ تعالی کی شریعت مطہرہ کے خلاف ہو اور شریعت مطہرہ پر استقامت و ثابت قدمی کے ساتھ عمل پیرا ہونے کے لئے ایک دوسرے کو ہمدردی و خیر خواہی کے جزبات کے ساتھ وصیت بھی کی جائے اور اگر کسی بات میں اختلاف ہو تو اسے دور کرنے کے لئے اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کیا جائے کہ ارشاد باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (النساء ۴/۵۹)

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی فرماں برداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تمہارا آپس میں اختلاف ہو جائے تو اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا انجام (نتیجہ) بھی اچھا ہے۔''

نیز فرمایا:

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ (الشوری ۴۲/۱۰)

''(اور تم جس بات میں اختلاف کرتے ہو، اس کا فیصلہ اللہ کی طرف سے (ہوگا''

اور فرمایا:

وَالْعَصْرِ ۱ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۲ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (العصر ۱۰۳/۱-۳)

''عصر کی قسم! یقینا تمام انسان نقصان میں ہیں مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں حق (بات) کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔''

اس عظیم صورت میں اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ بیان فرمایا ہے کہ کامیابی، سعادت اور خسارے سے محفوظ رہنے کے صرف چار اسباب ہیں جو اس سورت میں مذکور ہیں یعنی (۱) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان (۲) عمل صالح (۳)

!ایک دوسرے کو حق کی وصیت اور (۴) ایک دوسرے کو صبر کی وصیت

!ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ فرنٹ کے اراکین کو ان اخلاق کریمانہ کی توفیق عطا فرمائے، استقامت سے نوازے اور فتح مبین، عظیم کامیابی اور بہترین انجام سے سر فراز فرمائے

سوال ''سابقہ لوگ بھی انسان تھے، ہم بھی انسان ہیں'' یہ ایک فقہی قول ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ سابقہ لوگوں کے سامنے ان کے دور کے مسائل تھے اور ہمارے سامنے ہمارے دور کے جدید مسائل ہیں لیکن کیا خیال ہے کہ جو لوگ تجدید فقہ کی دعوت کے خلاف ہیں، وہ اس اصولی ادب کو تسلیم نہیں کرتے ؟

جواب اس عبارت میں اجمال واحتمال ہے، اگر اس سے مراد یہ ہے کہ متاخرین پر بھی یہ واجب ہے کہ وہ اللہ کے دین کی نصرت اور شریعت کی تحکیم کے بارے میں اجتہاد سے کام لیں اور سلف صالحین کے عقیدہ واخلاق کی تائید وحمایت کریں تو یہ بات حق ہے کیونکہ تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اتباع کتاب وسنت اور ہر چیز میں ان کے مطابق عمل کے بارے میں سلف صالح کے نقش قدم پر چلیں اور جس مسئلہ میں لوگوں میں اختلاف ہو تو اس کے حل کے لئے کتاب وسنت ہی کی طرف رجوع کریں تاکہ مندرجہ ذیل ارشادات باری تعالیٰ پر عمل ہوسکے۔

فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ (النساء ۴/۵۹)

''اور اگر کسی بات (مسئلہ) میں تمھارا آپس میں اختلاف پیدا ہوجائے تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔''

:اور فرمان باری تعالی ہے

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ (الشوری ۴۲/۱۰)

''(اور تم جس بات (مسئلہ) میں اختلاف کرتے ہو، اس کا فیصلہ اللہ کی طرف سے (ہوگا''

:اور اگر اس قول سے مراد یہ ہے کہ متاخرین دین میں ایسی تجدید کریں جو عقیدہ واخلاق یا احکام میں سلف کے طرز عمل کے مخالف ہو تو یہ جائز نہیں کیونکہ یہ حسب ذیل ارشاد باری تعالی کے خلاف ہے

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا (آل عمران ۳/۱۰۳)

''اور سب مل کر اللہ کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور، متفرق نہ ہونا''

: نیز یہ طرز عمل حسب ذیل فرمان باری تعالی کے بھی خلاف ہوگا

وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (النساء ۴/۱۲۷)

اور جو شخص سیدھا راستہ معلوم ہونے کے بعد پیغمبر کی مخالفت کرے اور مومنوں کے راستے کے سوا دوسرے راستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے، ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے اور (قیامت کے دن) جہنم میں داخل کریں گے''
''اور وہ بری جگہ ہے۔

: سلف صالح کے نقش قدم پر چلنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (التوبة ۱۰۰/۹)

جن لوگوں نے سبقت کی (یعنی سب سے) پہلے (ایمان لائے) مہاجرین میں سے بھی اور انصار میں سے بھی اور جنھوں نے نیکوکاری کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سب سے خوش (راضی) ہوگیا اور وہ اللہ سے خوش ہیں''
''اور اس نے ان کے لئے باغات تیار کئے ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور) وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

جو سلف صالح کی مخالفت کرے اور ان کے راستے پر نہ چلے تو اس نے ان کی پیروی نہ کی تو وہ ان کے ان متبعین میں شامل نہ ہوگا جن سے اللہ خوش ہے متاخرین کو اس بات کا بھی حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اس بات کی مخالفت کریں، جس پر پہلے علماء کا اجماع ہوچکا ہو کیونکہ اجماع حق ہے اور ان اصول ثلاثہ میں سے ایک ہے جن کی طرف رجوع کرنا واجب ہے اور جن کی مخالفت کرنا ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ یہ اصول ثلاثہ ہیں

کتاب اللہ (۲) سنت رسول اللہ اور (۳) اجماع۔ علماء جب کسی مسئلہ پر اجماع کرلیں تو یہ اس طائفہ منصورہ میں شامل ہوجاتے ہیں جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ ہمیشہ حق پر رہے گا۔ دین میں (۱) تفقہ (سمجھ بوجھ) سے کام لینا اور مسلمانوں میں پیش آنے والے ایسے نئے نئے مسائل کا شرعی طریقوں کے مطابق حل تلاش کرنا، جن کے بارے میں پہلے علماء نے کلام نہیں کیا، یہ بھی حق ہے اور اس میں سابقہ علماء کی کوئی مخالفت بھی نہیں کیونکہ سابق ولاحق تمام علماء کی یہی وصیت ہے کہ

کتاب وسنت پر تدبر کرکے ان سے مسائل کا استنباط کیا جائے اور پیش آنے والے نئے مسائل کا کتاب وسنت کی روشنی میں اجتہاد کرکے حل تلاش کیا جائے۔

یہ تجدید سابقہ علماء کی مخالفت نہیں ہے بلکہ یہ تجدید تو انہی کے نقش قدم پر چلنے اور ان کے اصولوں پر عمل کرنے کے مترادف ہے، اسی سلسلہ میں نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی بھی ہے کہ ''جس شخص کے ساتھ اللہ تعالی خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین میں فقاہت عطا فرما دیتا ہے'' (متفق علیہ) نیز یہ بھی آپؐ کا ارشاد گرامی ہے ''جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلے تو اللہ تعالی اس کے لئے جنت کے راستہ کو آسان بنا دیتا ہے۔
(صحیح مسلم) واللہ ولی التوفیق۔

سوال داعیان دین میں بعض اوقات اختلاف بھی پیدا ہوجاتے ہیں، جن کی وجہ سے ملاقات کے بھی بہت سے مواقع ختم ہوجاتے ہیں بلکہ اس سے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کا عمل بھی معطل ہوجاتا ہے اور بہت سے فتنے ،اختلاف اور جھگڑوں کی بھی کئی صورتیں پیدا ہوجاتی ہیں تو اس حوالہ سے دعاۃ (دعوت دینے والوں) کےلئے آپ کے کیا ارشادات اور نصائح ہیں؟

جواب میری داعیان دین کےلئے نصیحت یہ ہے کہ وہ اخلاص کے ساتھ صرف اللہ وحدہ کےلئے کام کریں، نیکی و تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں اوراپنے اختلافات ختم کرنے کےلئے کتاب وسنت کے فیصلوں پر متفق ہوجائیں تاکہ حسب ذیل ارشاد باری تعالی پر عمل پیرا ہوسکیں:

فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (النساء ۴/۵۹)

''اوراگر کسی بات میں تمہارا آپس میں اختلاف پیدا ہوجائے تواگر اللہ اورروز آخرت پر ایمان رکھتے ہوتو اس میں اللہ اوراس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اوراس کامآل (انجام) بھی اچھا ہے۔''

اس سے ہدف ایک ہوجائے گا، کوششیں مجتمع ہوں گی، حق کو نصرت حاصل ہوگی اور باطل شکست سے دوچار ہوجائے گا مگر یہ سب کچھ اسی صورت میں ہوگا جب اللہ تعالی سے مدد حاصل کی جائے، توفیق طلب کرنے کےلئے صرف اور صرف اسی کی طرف توجہ کی جائے اور خواہشات کی پیروی سے اجتناب کیا جائے گا، ارشاد باری تعالی ہے:

فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ (القصص ۲۸/۵۰)

''پھر اگر یہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ صرف اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں اوراس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑکر اپنی خواہش کے پیچھے چلے۔''

اسی طرح اللہ تعالی نے اپنے نبی ورسول حضرت داود علیہ الصلاۃ والسلام سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ (ص ۳۸/۲۶)

''اے داود! ہم نے تم کو زمین میں بادشاہ بنایا ہے تو لوگوں میں انصاف کے فیصلے کیا کرو اور خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ تمہیں اللہ کے رستے سے بھٹکا دے گی۔''

سوال عالم اسلام میں اس وقت نوجوانوں میں اسلامی بیداری کی جو تحریک ہے، اس حوالہ سے آپ کے کیا ارشادات ہیں؟

جواب یہ بیداری ہر مسلمان کےلئے باعث مسرت ہے، اسے اسلامی تحریک یا اسلامی تجدید ونشاط کا نام بھی دیا جاسکتا ہے لہذا واجب ہے کہ اس تحریک کی حوصلہ افزائی بھی کی جائے اوراسے مکمل طور پر کتاب وسنت سے وابستگی کی طرف موڑدیا جائے اور قائدین ہوں یا کارکن انہیں غلو اور افراط سے روکا جائے کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے:

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ (النساء ۴/۱۷۱)

''اے اہل کتاب اپنے دین (کی بات) میں حد سے نہ بڑھو۔''

''اور نبی کریم ﷺ کا بھی فرمان ہے کہ ''دین میں غلو سے بچو کیونکہ پہلے لوگوں کو دین میں غلو ہی نے تباہ وبرباد کردیا تھا

نیز آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ ''دین میں غلو سے کام لینے والے ہلاک ہوگئے، دین میں حد سے بڑھ جانے والے ہلاک ہوگئے، دین میں حد سے تجاوز کرنے والے تباہ وبرباد ہوگئے۔'' اس تحریک سے وابستہ لوگوں کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اللہ تعالی کی طرف توجہ رکھیں اس سے قلوب واعمال کی اصلاح کی توفیق طلب کرتے رہیں اور حق پر ثابت قدم رہنے کی دعا کرتے رہیں، قرآن مجید کی خوب تدبر اور غوروفکر کے ساتھ تلاوت کریں اور سنت مطہرہ کے مطابق عمل کریں کہ سنت مطہرہ دین کا دوسرا بڑا ماخذ بھی ہے اور کتاب اللہ کی تفسیر بھی جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (النحل ۱۶/۴۴)

''اور ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل کی ہے تاکہ جو (ارشادات) لوگوں کی جانب نازل کئے گئے ہیں آپ وہ کھول کھول کر بیان فرمادیں تاکہ وہ غور کریں۔''

نیز فرمایا:

وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (النحل ۱۶/۶۴)

''اور ہم نے تم پر کتاب نازل کی ہے تو اس لئے کہ جس امر میں ان لوگوں کو اختلاف ہے تم اس کا فیصلہ کردو اور (یہ) مومنوں کےلئے ہدایت اور رحمت ہے۔''

اللہ تعالی کے دین کے مبلغوں پر واجب ہے کہ اس اسلامی تحریک کو غنیمت جانیں، تحریک سے وابستہ لوگوں سے تعاون کریں، ان کے ساتھ مذاکرات کریں اوران شکوک وشبہات کے ازالہ کےلئے کوشش کریں جو بعض لوگوں کے دلوں میں جنم لیں تاکہ حسب ذیل ارشاد باری تعالی پر عمل پیرا ہوسکیں:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدۃ ۵/۲)

''اور (دیکھو) نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں مدد نہ کیا کرو۔''

سوال اس اسلامی معاشرہ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، جس نے ایک سال یا اس سے زیادہ مدت کے لئے اسلامی حدود کو نافذ کیا مگر پھر اسلامی حدود کے، بجائے خود ساختہ قوانین کو دوبارہ نافذ کردیا؟

جواب: تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ اللہ کے بندوں پر اللہ تعالی کی شریعت کو نافذ کریں، اس پر ثابت قدم رہیں، اسی کی دعوت دیں اور اسی کی پابندی کریں، اللہ تعالی نے اپنے نبی کریم ﷺ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا

وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ (المائدۃ۵/۴۹)

''جو حکم اللہ نے نازل فرمایا ہے، اسی کے مطابق ان میں فیصلہ کرنا۔''

امت پر واجب ہے کہ وہ شریعت الہی کو نافذ کرے، ارشاد باری تعالی ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (النساء۴/۶۵)

''تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک ایماندار نہیں ہوسکتے یہاں تک کہ آپس کے تمام اختلافات میں آپ کو حاکم (منصف) نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کردیں، ان سے اپنے دل میں کسی قسم کی کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کرلیں۔''

ارشاد باری تعالی ہے:

أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ (المائدۃ۵/۵۰)

''کیا یہ زمانہ جاہلیت کے حکم (فیصلے) کے خواش مند ہیں اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں، ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے اچھا حکم (فیصلہ) کس کا ہے؟''

نیز فرمایا

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ (المائدۃ۵/۴۴)

''اور جو لوگ اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔''

مزید فرمایا:

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (المائدۃ۵/۴۷)

''اور جو لوگ اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم (فیصلہ) نہ کریں تو ایسے لوگ نافرمان ہیں۔''

لہذا مسلمان حکمرانوں کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ ان آیات کریمہ کی مخالفت کریں بلکہ ان پر واجب ہے کہ ان آیات کے مطابق عمل کریں، اپنی قوموں سے بھی ان کی پابندی کروائیں، اسی میں ان کی عزت، سربلندی، نصرت وتائید، انجام کی بہتری اور دنیا وآخرت کی سعادت وکامرانی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (محمد۴۷/۷)

''اے اہل ایمان! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کروگے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔''

اور فرمایا:

وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ٤٠ الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ (الحج۲۲/۴۰-۴۱)

''اور جو شخص اللہ کی مدد کرتا ہے، اللہ تعالی بھی اس کی مدد ضرور کرے گا بے شک اللہ تعالی زبردست قوت اور غلبے والا ہے، یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک میں دسترس (قدرت واختیار) دیں تو نماز قائم کریں، زکوۃ ادا کریں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔''

اور فرمایا:

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا (النور۲۴/۵۵)

''جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے، ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنادے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین (اسلام) کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے، مستحکم وپائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا، وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں گے۔''

بلاشک وشبہ بندگان الہی کے معاملات میں اللہ تعالی کی شریعت کونافذکرنا بھی اللہ کی مدد، امربالمعروف اورنہی عن المنکر ہے اوریہی وہ ایمان وعمل صالح ہے ،جس کے بجالانے والوں سے اللہ تعلای نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ انہیں خلافت اراضی سے نوازے گا،ان کے دین کوغلبہ عطافرمائے گااورخوف کے بعدانہیں امن بخشے گا۔ہم اللہ تعالی سے دعاکرتے ہیں کہ وہ مسلمان حکمرانوں کوتوفیق بخشے کہ وہ اس کی شریعت کونافذکریں،اس کے مطابق فیصلے کریں،اس پرراضی ہوجائیں اورشریعت کے مخالف تمام کاموں کوترک کردیں۔

((انہ ولی ذلک والقادرعلیہ))

سوال قومیت کی طرف اس دعوت کے بارے میں آپ کی کیارائے ہے جس کی روسے نسل یازبان کی طرف نسبت،دین کی طرف نسبت سے مقدم ہے؟قومیت کی طرف دعوت دینے والی جماعتوں کادعوی یہ ہے کہ وہ دین کی دشمن نہیں ہیں ہاں البتہ دین کی نسبت قومیت کومقدم ضرور سمجھتی ہیں توقومیت کی طرف اس دعوت کے بارے میں آپ کی کیارائے ہے؟

جواب یہ دعوت جاہلیت ہے،اس دعوت سے وابستہ لوگوں کی حوصلہ افزائی نہ صرف یہ کہ جائزنہیں بلکہ ضروری ہے کہ اس قسم کی دعوت کاخاتمہ کردیاجائے کیونکہ اسلامی شریعت ایسی تحریکوں کے خلاف جنگ کرنے،ان سے نفرت دلانے،ان کے شکوک وشبہات کے ختم کردینے اوران کے باطل افکارونظریات کی تردید کےلئے آئی ہے،جس کی وجہ سے ایک طالب حقیقت کے سامنے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ صرف اورصرف اسلام ہی نے عربیت کولغت،ادب اورروایت کے اعتبارسے زندہ رکھاہواہے لہذااس دین کی مخالفت کے معنی عربی لغت،ادب اورروایت کے ختم کردینے کے ہیں اس لئے دین اسلام کے دعاۃ ومبلغین پرفرض ہے کہ وہ اسلامی دعوت کوکامیابی سے ہمکنارکرنے کےلئے اس سے زیادہ جدوجہد کریں،جس قدرکہ استعمارسے مٹادینے کےلئے سرگرم عمل ہے۔

دین اسلام کے مطالعہ سے یہ بات روزروشن کی طرح واضح ہے کہ عربی یاکسی اورقومیت کی دعوت ایک باطل دعوت،ایک بہت بڑی غلطی،ایک بہت بڑامنکرامر،بدترین جاہلیت اوراسلام اورمسلمانوں کے خلاف ایک بہت بڑی سازش ہےاوراس کے وجوہ واسباب ہم نے اس موضوع پر اپنی مستقل کتاب ''نقد القومیة العربیة علی ضوالاسلام والواقع''---''اسلام وواقع (موجودہ حالات) کی روشنی میں عربی قومیت پر تنقید''۔۔۔میں بیان کئے ہیں۔اللہ تعالی سے دعاہے کہ وہ ہم سب کواپنی رضااورخوشنودی کےلئے کام کی توفیق عطافرمائے۔

وصلی اللہ علی سیدناونبینا محمدوآلہ واصحابہ وسلم تسلیماکثیرا

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]

صفحہ 437

محدث فتویٰ